اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام اہلسنت شاہ **مولانا احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن کے ارشادات کا مجموعہ

مع تخریج و تسہیل

مُسمّٰی بنامِ تاریخی **المَلفوظ** ۱۳۳۸ھ

معروف بہ

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مَلفوظاتِ اعلیٰ حضرت

مکمل 4 حصے

مؤلف: شہزادۂ اعلیٰ حضرت، تاجدارِ اہلسنّت مفتیِ اعظم ہند حضرت علامہ مولانا

محمد مصطفیٰ رضا خان

مکتبۃ المدینہ

(دعوتِ اسلامی)

SC 1286

المدینۃ العلمیۃ

(دعوتِ اسلامی)

اعلیٰ حضرت مجددِ دین وملت امامِ اہلسنّت شاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے اِرشادات کا مجموعہ

مُسَمّٰی بنامِ تاریخی

اَلمَلفُوظ (مکمل 4 حصے)

۱۳۳۸ھ

معروف بہ

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

﴿مع تخریج وتسہیل﴾

مؤلّف:

شہزادۂ اعلیٰحضرت تاجدارِ اہلسنّت مفتیٔ اعظم ہند

حضرتِ علامہ مولانا محمد مصطفٰے رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

ناشر

مکتبۃ المدینہ بابُ المدینہ کراچی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ط

نام کتاب: **الملفوظ**

پیش کش: مجلس اَلۡمَدِیۡنَۃُ الۡعِلۡمِیّۃ

سِنِ طَباعت: 12 جُمادَی الاُخریٰ 1430ھ، بمطابق 5 جون 2009ء

قیمت:

ناشر: **مَکۡتَبَۃُ الۡمَدِیۡنہ** فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)

E.mail:ilmia26@dawateislami.net

E.mail.maktaba@dawateislami.net

Ph:4921389-90-91 Ext:1268

توکُّل کی تعریف

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: توکُّل ترکِ اسباب کا نام نہیں بلکہ اعتماد علی الاسباب کا ترک ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ٢٤ ص٣٧٩) یعنی اسباب ہی کی چھوڑ کر دنیا توکُّل نہیں ہے توکُّل تو یہ ہے کہ اسباب پر بھروسہ نہ کرے۔

واقعہ پہلے کا ہے یا بعد کا؟

عرض: حُضُور! بعض اَحادِیث میں یہ واقعہ آتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم ہوا کہ ''جاؤ ہمارا ایک بندہ فُلاں پہاڑ پر ہے، اس سے علم حاصل کرو۔'' یہ واقعہ توریت مُقدَّس سے پہلے کا ہے یا بعد کا؟

ارشاد: توَریتِ مُقدَّس سے بہت پیشتر ﴿یعنی بہت پہلے﴾ کا واقعہ ہے۔[1]

ایک اِشکال اور اس کا جواب

عرض: اگر اس کو توریت مُقدَّس سے بعد کا مانا جائے تو یہ اِعتراض لازِم آئے گا کہ توریت کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ثُمَّ اٰتَیْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ تَمَامًا	ترجمہ کنزالایمان: پھر ہم نے موسیٰ کو
عَلَى الَّذِیْۤ اَحْسَنَ وَ تَفْصِیْلًا	کتاب عطا فرمائی پورا احسان کرنے کو اس پر
لِّكُلِّ شَیْءٍ وَّ هُدًى وَّ رَحْمَةً	جو نکوکار ہے اور ہر چیز کی تفصیل اور ہدایت اور
لَّعَلَّهُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ یُؤْمِنُوْنَ	رحمت کہ کہیں وہ اپنے رب سے ملنے پر
(پ۸،الانعام:۱۵٤)	ایمان لائیں۔

جب توَریت ''تَفْصِیْل کُلِّ شَیْءٍ'' (یعنی ہر شئی کی وضاحت) ہے تو دوسرے سے علم حاصل کرنے کی کیا ضرورت؟

ارشاد: کوئی اِعتراض نہیں۔ توَریت کا ''تَفْصِیْل کُلِّ شَیْءٍ'' ہونا فرمایا ہے اس تَفْصِیل کا باقی رہنا کہیں نہیں فرمایا۔ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جب توَریت لے کر آئے یہاں دیکھا کہ لوگ گئو سالہ (یعنی بچھڑا) کے آگے سجدہ کرتے اور اس کی پَرَسْتِش (یعنی پوجا) کرتے ہیں۔ آپ کی شانِ جَلال (یعنی عظمتِ رُعب ودبدبہ) کی یہ حالت تھی کہ جس وقت جَلال طارِی ہوتا آدھ گز آگ کا شُعلَہ کُلاہ مُبارَک سے اُوپر کو اُٹھتا۔ جَلال میں آکر اَلواحِ توَریت (یعنی توریت کی تختیاں) پھینک دیں وہ ٹوٹ گئیں۔

(تفسیر الطبری، سورة الاعراف،تحت الآية ۱۵۰،ج٦،ص٦۵ملخصًا)

---

[1] میرے خیال میں پیشتر کی جگہ بعد ہونا چاہیے جیسا کہ صحیح بخاری شریف کی حدیث ''وَاَنْتَ عَلٰی عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللّٰہِ عَلَّمَکَ اللّٰہُ لَا اَعْلَمُہٗ'' (صحیح البخاری،الحدیث ٤۷۲۵،ج۳،ص۲٦۵) (اور اللہ تعالیٰ نے اپنے علوم سے آپ کو ایسا علم دیا ہے جس کو میں نہیں جانتا) سے اس کی طرف اشارہ ہے نیز ''قَامَ مُوْسٰی خَطِیْبًا فِیْ بَنِیْ اِسْرَائِیل'' (بخاری کتاب التفسیر،باب فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتَاہُ ......الخ،الحدیث ٤۷۲۷، ج۳،ص۲٦۹) (حضرت موسیٰ (علیہ السلام) بنی اسرائیل کو خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے) بھی اسی کو چاہتا ہے۔ ۱۲